

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

تیسواں وال بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 19 جون 2016ء بروز اتوار بہ طابق 13 رمضان المبارک 1437 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دعاۓ مغفرت۔	04
3	چیئر پرنسپر کے پیش کا اعلان۔	04
4	رخصت کی درخواستیں۔	04
5	میزانیہ بابت سال 2015-16 اور ٹھنڈی میزانیہ بابت سال 2016-17 کا پیش کیا جانا۔	04

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میڈم راحیلہ حمید خان دُرانی

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب ظہور احمد

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہواني



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 19 جون 2016ء بروز اتوار بھر طابق 13 رمضان المبارک 1437ھجری، بوقت سہ پہر 3 بجکر 40 منٹ پر زیر صدارت محترمہ راحیلہ حمید خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰاٰيُّهَا الَّذِينَ امْنَوْا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَفْعُلْ ذٰلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَسِرُونَ ﴿٤﴾ وَأَنْفَقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدًا كُمْ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخْرَتْنَي إِلَى أَجَلِّ قَرِيبٍ لَا فَاصْدَقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥﴾ وَلَنْ يُؤْخِرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجْلُهَا طَوْعًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦﴾

﴿پارہ نمبر ۲۸ سورہ المناقون آیات نمبر ۱۱۹ تا ۱۲۱﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اے ایمان والو! غافل نہ کر دیں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے، اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے میں۔ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا ہوا اُس سے پہلے کہ آپنے تم میں سے کسی کوموت، تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھ کو ایک تھوڑی سی مدد کر دیں خیرات کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں۔ اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو جب آپنچا اُس کا وعدہ، اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ صدق اللہ اعظم۔

میڈم اسپیکر: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

سید محمد رضا: میڈم اسپیکر! تو رحم پارٹر پر شہادت پانے والے مجرم علی جواد کی ایصال ثواب کیلئے دعا مغفرت کی جائے۔

جناب نصراللہ خاں زیریے: لاءِ کالج کے پرنسپل پیر سڑا من اللہ اچنی کی شہادت پر بھی دعاۓ مغفرت کریں۔

میڈم اسپیکر: قاری صاحب! سب کیلئے اجتماعی دعاۓ مغفرت کیجئے۔

(اس مرحلے پر مرحومین کی ارواح کی ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

میڈم اسپیکر: میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت میں حسب ذیل اراکین اسمبلی کو رووال اجلاس کے لئے پہلی آف چیئرمین کے لئے نامزد کرتی ہوں:

1۔ جناب سید محمد رضا۔

2۔ مسٹر ولیم برکت۔

3۔ ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ صاحب۔

4۔ طاہر محمود خاں صاحب۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب ظہور احمد جمال دینی (سیکرٹری اسمبلی): مفتی گلاب خان کا کڑا ج کے اجلاس سے چھٹی کی درخواست دی ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی گل محمد دمڑ صاحب نے طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی عبدالملک کا کڑا صاحب نے مصروفیات کی بنا آج کے اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

میزانیہ بابت سال 2015-16 اور 2016-17ء میزانیہ بابت سال 2016-17ء کا پیش کیا جانا۔ وزیر خزانہ میزانیہ بابت

سال 2016-2017 اور صحنی میزانیہ بابت سال 2015-2016 پیش کریں۔۔ (ڈیک بجائے گئے)
نواب ثناء اللہ خان زہری (قائد ایوان) : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میڈم اپسیکر! میری خوش قسمتی ہے کہ جب میں نے 24 دسمبر 2015ء کو حلف اٹھایا تو اُس دن ۱۲ اریچہ الاول تھا۔ اور آج میں اپنا پہلا بجٹ پیش کر رہا ہوں رمضان کا مقدس مہینہ ہے اور تیر ھوال رمضان ہے۔ اور میں صحبت ہوں کہ رمضان کے باہر کت مہینے میں یہ کوشش کروں گا کہ بلوچستان کے عوام کو ایک اچھا بجٹ دے سکوں۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میڈم اپسیکر! میرے لیے یہ بات باعثِ اعزاز ہے کہ میں اس موجودہ منتخب حکومت کا مالی سال 2016-2017ء کا سالانہ بجٹ اس مُعَزِّزِ زایوان میں پیش کرنے جارہا ہوں۔ میں مشکور ہوں اپنی اتحادی جماعتوں کا جن کے تعاون اور راہنمائی سے یہ سب ممکن ہوا ہے۔ میڈم اپسیکر! بلوچستان پاکستان کا اہم حصہ ہے اور معیشت کی بجائی اور ترقی میں اس صوبے کو کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ خاص طور سے بلوچستان کے ساحل اور محل و قوع کی اہمیت ہر آنے والے وقت کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ اپنی تمام پسمندگی اور غربت کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بلوچستان نے قومی ترقی اور خوشحالی میں ہمیشہ ثابت کردار ادا کیا ہے۔ اور آج ایک بار پھر اپنی طویل ساحلی پٹی اور قوتی قدرتی وسائل کے باعث یہ علاقہ نہ صرف ملکی معیشت کی ترقی کا زینہ بن رہا ہے بلکہ خطہ میں تجارتی سرگرمیوں کے اہم مرکز کے طور پر اُبھرتا دکھائی دے رہا ہے۔ میڈم اپسیکر! ماضی قریب میں بلوچستان ایک کھن صورتحال سے دوچار رہا ہے۔ جب اس مخلوط حکومت نے صوبے کی باغ ڈور سنبھالی تو یہ صوبے کئی مسائل سے دوچار تھا۔ بلاشبہ نزدے ہوئے تین سال مختلف اعتبار سے حکومت کے لیے مشکلات کے سال رہے۔ لیکن ہم نے مشکلات کا نہ صرف سامنا کیا بلکہ کئی شعبوں میں ضروری اصلاحات متعارف کرائیں، جس سے تعلیم، صحت، امن و امان اور دیگر شعبے، بہتری کی جانب گامزن ہوئے۔ میڈم اپسیکر! موجودہ مخلوط حکومت کے اپنے طشدہ راہنماء صولوں کی وجہ سے ثبت نتائج سامنے آرہے ہیں:

☆ صوبے میں ترقی کا عمل تیز کرنے کی خاطر امن و امان کو بہتر اور عکسین جرائم میں کمی کر کے سازگار معاشری

ماحول فراہم کرنے کیلئے خلوص نیت سے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

☆ تعلیم، صحت اور پانی کی فراہمی کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔

☆ غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کر کے وسائل کو ترقیاتی سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔

☆ بے روزگار نوجوانوں کو ملازمت کے موقع فراہم کیتے جا رہے ہیں۔

☆ کرپشن کے خلاف منظم جدوجہد تیز کر دی گئی ہے۔

☆ بجلی کے بحران پر قابو پانے کے لیے سنسنی تو انائی اور دیگر منصوبوں پر کام تیزی سے جاری ہے۔

- ☆ موجودہ صنعتی اداروں کی فعالیت اور ان سے مسلک ملازمین کی فلاج و بہبود پر درست سمت میں کام شروع کر دیا گیا ہے۔
- ☆ خواتین کے معاشری و سیاسی حقوق کا تحفظ اور تمام امتیازی قوانین کا خاتمه ہماری اولین ترجیح ہے۔
- ☆ اقلیتوں کے بُنیادی و آئینی حقوق کو تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔
- ☆ چین پاکستان اقتصادی رابطہ کی عظمی منصوبے پر کام جاری ہے۔

میڈم اسپیکر! ہمارا صوبہ زمانہ قدیم سے ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ صوبہ بلوچستان ملک کے 44 فیصد رقبے پر محیط ہے۔ جبکہ اس کی آبادی 95 لاکھ سے زائد ہے اور محلِ وقوع کے لحاظ سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ مختلف جنگلی حیات کے حوالے سے یہ پاکستان کا انتہائی اہم علاقہ ہے۔ دنیا میں صنوبر کے سب سے بڑے جنگلات یہاں پائے جاتے ہیں۔ ہمیں قدرت نے 775 کلومیٹر طویل ساحلی پٹی سے نوازا ہے۔ ہمارے ساحلی علاقے معاشری لحاظ سے خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ یہاں زیریز میں بے پناہ معدنی ذخائر موجود ہیں جنہیں دریافت کرنے اور استعمال میں لانے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس سونا، چاندی اور تانبے کے علاوہ قدرتی گیس، تیل اور کوئلے کے سینج ذخائر ہیں۔ گیس 1952 میں سب سے پہلے بلوچستان میں دریافت ہوئی۔ جس نے پورے ملک کی معاشری ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ وسطی اشیاء سے لے کر خلیج فارس تک پہلے ہوئے مُمالک کی وجہ سے صوبہ بلوچستان پاکستان کی تجارتی سرگرمیوں اور معاشری استحکام کا مرکز ہے۔ میڈم اسپیکر! پاکستان کی آئینی تاریخ میں پہلی مرتبہ اٹھار ہوئی ترمیم کی شکل میں صوبوں کے اختیارات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ جو صوبائی خود اختواری کی جانب ایک مثبت قدم ہے۔ اس آئینی تبدیلی کے بعد ہماری معیشت کو نہ صرف تقویت مل رہی ہے بلکہ یہاں یہودی سرمایہ کاری میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ جس سے یقینی طور پر بے روزگاری میں کمی واقع ہوگی۔ میڈم اسپیکر! موجودہ بجٹ ان مقاصد کو پیش نظر کر کر بنایا گیا ہے جن سے عام آدمی کے مسائل کو حل کیا جاسکے۔ آئندہ بجٹ کی خاص بات صوبے کے ترقیاتی مقاصد کو حاصل کرنا ہے اور یہی وہ بنیاد ہے جس کو پیش نظر کر کر یہ بجٹ پیش کیا جا رہا ہے۔ اور اگر ہم ان مقاصد کو حاصل کر لیتے ہیں تو ہمارا مستقل ترقی یافتہ، خود انحصار، ٹوٹھال اور محفوظ ہو گا۔ ہمارے اس تصور میں جناب وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی گہری دلچسپی کو بُنیادی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ صوبے کی ترقی، یہاں کے لوگوں کی ٹوٹھالی اور نھلے کی جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر یہاں اقتصادی سرگرمیوں کا فروغ اُن کی ترجیحات میں ہمیشہ شامل رہا ہے۔ میڈم اسپیکر! چین پاکستان اقتصادی رابطہ کی سیاسی قیادت اور چینی قیادت کا vision ہے۔ جس کے تحت چین اور پاکستان کے درمیان تاریخی رابطوں کو بحال کرنا، مزید بہتر طور پر تعمیر کرنا اور آخر کار اس کو وسیع ایشیا تک بڑھایا جانا

ہے۔ ہم اس کلیدی منصوبے پر فخر محسوس کرتے ہیں جو نہ صرف پاکستانی معاشرت بلکہ ہمارے صوبے کی تقدیر بدل دے گا۔ میڈم اپسیکر! یہ کوریڈور game changer کی حیثیت رکھتا ہے۔ وزیراعظم محمد نواز شریف تمام سیاسی جماعتوں کے اکابرین کو منصوبے کے حوالے سے اعتماد میں لے رہے ہیں۔ ہم اس منصوبے کے پیروںی مخالفین و اندر ونی مخالفین کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ اس قومی اتفاق کے منصوبے پر نہ بے جا اعتراض اٹھائیں اور نہ ہی اس کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کریں کیونکہ ہم اس طرح کی کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ (انشاء اللہ۔۔۔) (ڈیسک بجائے گئے) میڈم اپسیکر! آنے والے دنوں میں گوادر پاکستان کی معاشری ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرے گا۔ اس بات کو منظر رکھتے ہوئے، حکومت اس علاقے کی ترقی کیلئے بہت سنبھیدہ ہے۔ ہم وفاقی حکومت کے تعاون سے اپنے وسائل کا ایک خاطرخواہ حصہ بہت سے ایسے projects کیلئے مختص کر رہے ہیں جو گوادر کی ترقی کیلئے اہم ہیں۔ ان میں سے چند projects درج زیل ہیں:

الف۔ New Gawadar International Airport کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

ب۔ گوادر ڈولپمنٹ اتحاری کیلئے خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

ج۔ گوادر میں پانی کی فراہمی، Treatment اور Distribution کی سہولیات کیلئے آئندہ مالی سال کے لیے بجٹ میں وفاقی حکومت کے تعاون سے خطیر رقم خرچ کی جائے گی۔

میڈم اپسیکر! میں یقین رکھتا ہوں کہ بلوچستان میں کی جانے والی سرمایہ کاری سے بے پایاں فوائد حاصل ہوں گے۔ مستقبل میں پاکستان کی زرعی اور تجارتی ترقی میں بلوچستان کا بڑا حصہ ہو گا۔ بلوچستان میں پیروںی سرمایہ کاری بڑھانے کے لیے بلوچستان انویسٹمنٹ بورڈ تشکیل دے دیا گیا ہے۔ اسی طرح معدنی پیداوار اور تجارتی سرگرمیوں کا بڑا مرکز بھی آئندہ بلوچستان بنے گا انشاء اللہ۔ میڈم اپسیکر! ہماری حکومت کی مسلسل کاوشوں کے نتیجے میں بلوچستان کے ترقیاتی عمل میں وفاقی حکومت کا بھرپور تعاون حاصل رہا ہے اور مختلف شعبوں میں وفاقی اداروں نے فعالیت کا مظاہرہ کیا۔ وفاقی PSDP میں صوبے کی ترقیاتی اسکیمیوں کے لیے جو نئی رخصی کئے جاتے ہیں وہ ماضی میں اکثر نہیں ملتے تھے یا کم ملتے تھے۔ لیکن اس سال وفاقی حکومت نے تمام وفاقی منصوبوں پر فنڈ زکمل اور بروقت جاری کئے جس کے باعث ترقیاتی عمل کو کسی تعطل کے بغیر جاری رکھنا ممکن ہوا۔ میڈم اپسیکر! ہماری مخلوط حکومت نے صوبے کی ترقی کیلئے غیر معمولی اور جرأت مندانہ اقدامات کئے ہیں۔ اس سے نہ صرف وفاقی بلکہ پیروںی اداروں کے اعتماد میں بھی خاطرخواہ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ جس کی وجہ سے گزشتہ تین سالوں میں پیروںی امداد بڑھ کر (80 بلین روپے) تک پہنچ گئی ہے۔ یہ امداد خصوصاً صوبے میں گورننس، انفراسٹرکچر اور نوجوانوں کی بہتری کیلئے استعمال میں لا آئی جا رہی ہے، اس کیلئے

میری حکومت بیرونی اداروں کی بے حد مشکور ہے۔ میڈم اسپیکر! اب میں آپکی اجازت سے اس مُعزِز و جمہوری ایوان کے سامنے رواں مالی سال کے دوران صوبے میں حکومت کی کارکردگی پیش کرنا چاہوں گا۔

جائزوہ بجٹ (2015-16) (Review Budget)

میڈم اسپیکر! آئندہ مالی سال 2016-17ء کا بجٹ پیش کرنے سے پہلے یہ مناسب ہو گا کہ موجودہ مالی سال 2015-16ء کا نظر ثانی شدہ بجٹ مُعزِز ایوان کے سامنے پیش کیا جائے۔ جس کے بعد میں مُعزِز ایوان کو موجودہ تخلوٰط حکومت کے نئے مالی سال 2016-2017ء کے اقدامات کے بارے میں آگاہ کروں گا۔ جاری مالی سال 2015-16ء کے کل بجٹ کا ابتدائی تخمینہ (243.528 ارب روپے) تھا۔ نظر ثانی شدہ بجٹ برائے سال 2015-16ء کا تخمینہ (253.338 ارب روپے) ہو گیا ہے۔ 2015-16ء کے اخراجات جاریہ کا تخمینہ (189.023 ارب روپے) تھا۔ جو نظر ثانی شدہ تخمینے میں کم ہو کر (181.853 ارب روپے) رہ گیا ہے۔ میڈم اسپیکر! PSDP 2015-16ء مالی سال 2015-16ء میں پی ایس ڈی پی کا جم (54.505 ارب روپے) تھا۔ اس میں (940) جاری ایکیموں جبکہ (1310) نئی ایکیموں شامل تھیں۔ PSDP 2015-16ء میں پر نظر ثانی کے بعد اسکا جم (51.874 ارب روپے) ہو گیا ہے۔ نظر ثانی کے بعد (938) جاری ایکیموں کیلئے (22.910 ارب روپے) اور (1349) نئی ایکیموں کیلئے (28.963 ارب روپے) مختص کئے گئے۔ وفاقی حکومت کے PSDP سے صوبائی محکموں کے توسط سے عملدرآمد ہونے والی ایکیموں اور صوبائی ترقیاتی پروگرام کے ذریعے چلنے والے منصوبوں کے فنڈز کی Re-authorization کی مدد میں (19.611 ارب روپے) اس کے علاوہ ہیں۔

امن و امان (Law & Order)

میڈم اسپیکر! ماضی میں مزدوروں کا قتل عام، کوئٹہ شہر میں دہشت گردی و ٹارگٹ کلنگ اور قومی شاہراہوں سے مسافروں کا اغوا اور قتل جیسے واقعات نہایت افسوسناک اور قابل ندمت رہے ہیں۔ پورے پاکستان اور خاص طور سے بلوچستان کے عوام نے ان واقعات کی بھرپور ندمت کی۔ حکومت ان واقعات میں ملوث عناصر کو پکڑنے اور مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے تمام ممکن اقدامات کر رہی ہے۔ امن و امان کو قائم رکھنے میں افواج پاکستان، پولیس، لیویز اور ایف سی کا کردار قابل تحسین ہے۔ (ڈیسک بجائے گئے)۔ میڈم اسپیکر! قانون نافذ کرنے والے اداروں اور فورسز کو جدید بنانے کے علاوہ دیگر اقدامات بھی کیئے جا رہے ہیں۔ تاکہ صوبے کی مثالی امن و بھائی چارے کی فضاد و بارہ بحال کی جاسکے۔ ہمارے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے باہم اہمکار نہایت حوصلہ اور

جو اس مردی سے امن و امان کو برقرار رکھنے کیلئے اپنی ذمہ داریاں نہ حاصل ہے ہیں۔ ان حالات میں ہماری فورسز کے مورال کو بلند رکھنا اور ان کے خاندانوں کی مناسب دیکھ بھال کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ایک مربوط پالیسی کے تحت پس ماندگان کو نقد مالی معاونت، پوری تخلواہ، صحت، تعلیم اور رہائش کی سہولتیں بھی مہیا کی گئی ہیں۔ میڈم اسپیکر! افواج پاکستان اور سول آرمز فورسز کی شجاعت، طاقت اور دیانت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ صوبے کیلئے انکی بے شمار خدمات کا اعتراف ہم پرواجب ہے۔ نظم و ضبط ہو یا تعلیم کا میدان، صحت کے مسائل ہوں یا پھر دیگر صحت مندانہ سرگرمیاں سب میں پاک فوج نے صوبے کے عوام کی اپنے فرائض سے بڑھ کر پھر پور خدمت کی ہے۔ اس پر ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔ میڈم اسپیکر! Criminal Justice System کو مزید بہتر کرنے اور جرائم پر قانونی طریقے سے قابو پانے کیلئے خاطر خواہ قانون سازی کی گئی ہے۔ جن میں:

☆ بلوچستان میں ہوٹلوں اور کراچی کے مکانات پر سیکیورٹی ایکٹ 2015 نافذ کر دیا گیا ہے۔

☆ وال چاکنگ پر نظر رکھنے کے لیے بلوچستان ترمیمی بل 2015 صوبائی اسمبلی سے منظور کرو گیا ہے۔

☆ گواہوں کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے بلوچستان گواہوں کے تحفظ کا بل 2015ء کی صوبائی اسمبلی سے منظوری لے لی گئی ہے۔

☆ بلوچستان آرمز ترمیمی بل 2015ء کی بھی صوبائی اسمبلی سے منظوری لے لی گئی ہے۔ جس پر جلد عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔ میڈم اسپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری مخلوق حکومت کے سنجیدہ روئیے کے نتیجے میں امن و امان میں بہتری کے آثار نمایاں نظر آتے ہیں اور امن امان کافی حد تک بہتر ہوا میں تو ہمیشہ اپنی تقریروں میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے ہماری جو مخلوق گو نہیں ہے ہم نے 90 اور 95 فیصد تک قابو پالیا ہے۔ اور انشاء اللہ جو 5% گیا ہے اس پر جلد قابو پالیں گے۔ لاقانونیت اور بد امنی کو عوام کے تعاون سے ہم شکست دے چکے ہیں۔ صوبائی فورسز کی فلاح و بہبود کے لیے درجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:-

☆ آنے والے مالی سال 2016-17 میں امن و امان کیلئے غیر ترقیاتی بجٹ میں (تقریباً 30 ارب 25 کروڑ روپے) (مختص کئے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً 12%) زیادہ ہیں۔

☆ ٹریننگ میں مزید بہتری، تفتیشی کورسز کا آغاز، کوئی میں تھانوں اور پچکوں کی تعداد میں اضافہ، جوانوں کی ویفیسر، ضروری قوانین کی منظوری وغیرہ جیسی اصلاحات کی جائیں گی۔

- ☆ پولیس اور لیویز فورس کو موجودہ حالات اور چینی خبر سے منٹنے کے لئے جدید خطوط پر مشتمل کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں (13 کروڑ روپے) کی خلیفہ قسم سے جدید اور معیاری اسلحہ فراہم کرنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے اور دیگر ضروری آلات فراہم کرنے کی غرض سے 7 کروڑ اور 28 لاکھ روپے (مختص کیے گئے ہیں)۔
- ☆ دہشت گردی اور دیگر جرم کے خاتمے کے لیے پولیس کے نوجوانوں کی اہلیت کو فوج سے ٹریننگ کے ذریعے مزید مہوش بنایا جا رہا ہے۔ میرٹ پر پولیس افسران کی تقدیریاں اور ترقیاں، پولیس میں سیاسی عدم مداخلت اور انتہائی جنس فیوژن سیل کی مزید بہتر کارکردگی ہماری ترجیحات میں شامل ہیں۔
- ☆ انسداد دہشت گردی فورس (ATF) کو مزید مہوش بنانے کے لیے کوئی میں CTF ٹریننگ مرکز کا قیام عمل میں لا یا جا چکا ہے۔ اور اب تک پندرہ سو سے زائد جوان فارغ تحصیل ہو چکے ہیں جو امن و امان کے قیام میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔
- ☆ اس کے علاوہ خصوصی انسداد دہشت گردی فورس کا قیام عمل میں لا یا جائے گا۔

(Education)

(الف) اسکولز (Schools)

میدم اسپیکر! ناخواندگی سے لڑنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم مستقل مزاجی کے ساتھ درست راستے پر چلتے رہیں اور تعلیم کے فروع کیلئے زیادہ سے زیادہ وسائل بروئے کار لائیں۔ آرٹیکل A-25 کے تسلسل میں "تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے" جسکے نفاذ کے لیے حکومت بلوچستان بھر پور کوشش کر رہی ہے۔ حکومت بلوچستان نے اپنا پانچ سالہ بلوچستان ایجوکیشن سیکٹر پلان مرتب کیا ہے۔ جسکے تحت نئے اسکولوں کا قیام، موجودہ اسکولوں کی اپ گریڈیشن اور (Early Childhood Education) کلاسز کا اجرا کیا جائے گا۔ اسکے ساتھ ساتھ تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے نقل کے رہنمائی کا مکمل خاتمه جیسی مہم کا آغاز کیا گیا ہے جس سے تعلیمی نظام پر نہایت ثابت اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ میدم اسپیکر!

☆ تعلیمی میدان میں اپنے نوجوانوں کی محنت کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے بلوچستان ایجوکیشن اٹڈ وومنٹ نڈ کو (5 ارب روپے) سے بڑھا کر (6 ارب روپے) کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آئندہ مالی سال 2016-2017 میں بلوچستان کے تمام اضلاع کے پرائزیری سے لے کر کالج و یونیورسٹی تک کے 14 ہزار باصلاحیت، ہونہار اور پوزیشن ہولڈر طلباء و طالبات کو ملکی و غیر ملکی مُستند تعلیمی اداروں کیلئے وظائف دیئے جائیں گے۔ تاکہ نوجوان نسل اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد صوبے کی ترقی میں بھرپور حصہ لے سکے۔

- ☆ صوبہ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اساتذہ کی بھرتی میرٹ پر کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات بشمول (NTS) کے ذریعے اسکریننگ ٹیسٹ کو متعارف کروادیا گیا ہے۔ اور اب تک تقریباً پانچ ہزار ملازمتیں مکمل تعلیم میں دی جا چکی ہیں۔
- ☆ 2016-17 نئیں تعلیم کیلئے (28 ارب 93 کروڑ اور 22 لاکھ روپے) مختص کیے گئے ہیں جو کہ روایاتی سال کے مقابلے میں (15%) زیادہ ہیں۔
- ☆ صوبے کے تمام اسکولوں میں فرنچیز، لکھائی پڑھائی کا سامان، سائنسی آلات اور کھیلوں کے سامان کی کمی دُور کرنے کے لیے (69 کروڑ اور 14 لاکھ روپے) رکھے گئے ہیں۔
- ☆ 2016-17 میں (80) پرائمری اسکولوں کو مڈل اسکولوں کا درجہ دیا جائے گا۔ جبکہ (70) مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔
- ☆ Global Partnership for Education کے تعاون سے World Bank کا تین سالہ منصوبہ منظور کر لیا گیا ہے، جس کے تحت (725) نئے پرائمری اسکولوں کا قیام، موجودہ اسکولوں کو بلڈنگ کی فراہمی اور خواتین اساتذہ کی تقریع عمل میں لائی جائیگی۔
- ☆ ڈسٹرکٹ آفیسر کو سپرواائزری اسٹاف کے لیے چار سو موڑ سائیکلیں اور پچاس سے زائد گاڑیاں فراہم کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اسکولوں کی نگرانی کے نظام کو بہتر بنانا کراسکولوں کی بندش اور اساتذہ کی غیر حاضری جیسے مسائل کو روکا جاسکے۔ جس کی شکایت ہمیں عوام کی طرف سے ملتی رہتی ہے اور خصوصاً اس August House کے ممبران بھی ہمیشہ اس کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ تو اس کیلئے ہم اس دفعہ جلسہ میں یہ چیزیں رکھی ہیں۔
- ☆ ٹیکسٹ بک کی چھپائی اور سپلائی کے لئے (45 کروڑ روپے) کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے، تاکہ ہر بچے کو مفت کتابوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔
- ☆ آنے والے مالی سال 2016-17 نئیں ایک ہزار اسکولوں کے لئے ٹرانسپورٹ کی فراہمی بھی تجویز کی گئی ہے۔
- ☆ ہم اپنے اساتذہ کی دل سے قدر کرتے ہیں اور ان کی خدمات کو سراتتے ہیں۔ مگر بعض اساتذہ تعلیمی اداروں میں ڈیوٹی نہیں دیتے۔ اس لئے میری حکومت مانیٹر نگ کا ایک موثر طریقہ کار تیار کر رہی ہے جس سے ہم بلوچستان میں اسکولوں میں اساتذہ اور صحت کے مراکز میں ڈاکٹروں کی حاضری کو یقینی بنانیگے۔ انشاء اللہ۔

(ب) کالج (Colleges)

میدم اپسکر! صوبے میں اعلیٰ تعلیم کے فروع کیلئے تربت یونیورسٹی اور لورالائی یونیورسٹی کا قائم عمل میں لا یا گیا ہے۔ تربت یونیورسٹی اور لورالائی یونیورسٹی میں درس و تدریس کا سلسہ شروع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ بلوچستان یونیورسٹی کیمپس خضدار کو ایک الگ یونیورسٹی شہید سکندر رز ہری یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ جس پر اگلے ماں سال میں ترقیاتی کام کا آغاز کر دیا جائے گا اور اس یونیورسٹی کے لیے پہلے ہی سے (2848 ملین روپے) کی خطیر رقم مختص کر دی گئی ہے۔

☆ صوبے میں اس وقت چھ کیڈٹ کالج قائم ہیں۔ جن میں کیڈٹ کالج مستونگ، پشین، جعفر آباد، قلعہ سیف اللہ، پنجور اور کوہلو شامل ہیں ان کالج میں تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں۔ جبکہ کیڈٹ کالج نوشکی میں اسی تعلیمی سال سے تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا جائے گا۔ اس طرح اسی ماں سال سے کیڈٹ کالج قلعہ عبداللہ اور خاران پر بھی ترقیاتی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

☆ مزید برآں اس وقت صوبے میں چار ریڈیٹ نیشنل کالجز بمقام تربت، لورالائی، خضدار اور ژوب میں تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں۔ جبکہ ریڈیٹ نیشنل کالج اتحاد کالجی سال سے فعال کر دیا جائیگا۔ اس کے ساتھ ساتھ ریڈیٹ نیشنل کالجز بی، خاران اور فلات کے قیام کیلئے ترقیاتی کام جاری ہے جو کہ انشاء اللہ جلد مکمل کر لیے جائیں گے۔

☆ اس وقت صوبے میں اڑکوں اور اڑکیوں کے (105) انٹروڈکری اور پانچ ٹینکنیکل کالج اپنی تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جس میں تقریباً (70) ہزار طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ اس وقت کالج سایہ کی کل (40) نئی اور (55) جاری اسکیموں پر ترقیاتی کام جاری ہے۔ یہ ترقیاتی اسکیمات صوبے میں کالجوں، ٹینکنیکل اداروں، ریڈیٹ نیشنل کالجوں، کیڈٹ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے جا بچانے میں معاون و مددگار ثابت ہوں گی۔

☆ اگلے ماں سال ضلع کوئٹہ میں نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹکنیکالوجی کے کیمپس کے قیام کیلئے ترقیاتی کام کا آغاز کر دیا جائیگا۔

☆ NUST کے کیمپس کے قیام کیلئے زمین خریدنے کی غرض سے (40 کروڑ روپے) مختص کئے گئے ہیں۔

- ☆ اس طرح جاری مالی سال کے دوران صوبے کے کالجوں کو فرنچر کی فراہمی کیلئے (10 کروڑ روپے) فراہم کئے گئے ہیں تاکہ ان کالجوں میں تعلیمی سرگرمیاں بخوبی انجام پاسکیں۔
- ☆ جاری مالی سال کے دوران صوبے کے طلباء و طالبات کو تعلیمی اداروں تک آسان رسانی دینے کیلئے تقریباً (11 کروڑ روپے) کی رقم سے ڈور دراز اصلاح کے کالجوں کیلئے تیرہ کو سوڑز اور چار بیس میں خریدی گئیں۔ اس مقصد کیلئے نئے مالی سال میں بھی (11 کروڑ روپے) مختص کئے گئے ہیں۔
- ☆ صوبائی حکومت اور پنجاب حکومت کی مشترکہ سکارا رشپ ایسیم کے تحت صوبے کے (400) طلباء پنجاب کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہیں۔ اس سکارا رشپ کا مقصد بلوچستان کے دور دراز علاقوں کے طلباء کو معیاری تعلیم کے موقع فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں قومی سطح پر مقابلے کے رجحان کو بھی پروان چڑھانا ہے۔
- ☆ آنے والے مالی سال میں ایجوکیشن انفارمیشن مینجنمنٹ سسٹم متعارف کرایا جا رہا ہے۔ جس سے صرف کالجوں کے اسٹاف کی حاضری کا آسانی سے پتہ چلا جائے گا بلکہ جن کالجوں کو اسٹاف کی ضرورت ہوگی اس سسٹم کے تحت انکی کمی پوری کی جاسکے گی۔

صحت (Health)

میڈم اسپیکر! جیسا کہ ہم نے پچھلے سال کا میزانیہ پیش کرتے ہوئے اس حقیقت کو پالیسی سطح پر بیان کیا تھا کہ تعلیم اور صحت کے شعبے ترقی کے لیے بُنیادی عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مالی سال 2015-16 کے دوران کچھ زمینی حقوق کی وجہ سے اس سال کا بڑا حصہ صحت کے شعبے میں موجود کمزوریوں کی اصلاح کے لیے صرف ہوا۔ ان اقدامات کی وجہ سے اب نئے مالی سال میں صحت کے شعبے میں اہداف کا ہصول قوی طور پر متوقع ہے۔

- ☆ آئندہ مالی سال کے لیے شعبہ صحت کے لیے غیر ترقیاتی بجٹ کی مدت (17 ارب 36 کروڑ اور 77 لاکھ روپے) مختص کیے گئے ہیں، جو پچھلے سال کے مقابلے میں (12%) زیادہ ہیں۔

☆ آپ کو یہ سن کر مُسرت ہو گی کہ رواں مالی سال وزیر اعظم قومی صحت پروگرام کا آغاز صوبہ بلوچستان سے کر دیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت غریب اور حقدار شہریوں کو مُفت علاج فراہم کیا جائے گا۔

- ☆ جاری مالی سال کے دوران زچ و پچ کی صحت کے پروگرام کے تحت زچگی سے متعلق ایر جنسی اور دوسرا علاج کی سہولیات کو ضلعی اسپتاں میں فعال کر دیا گیا ہے جسکی معالیت (ایک ارب 60 کروڑ روپے) ہے اس پروجیکٹ کا دورانیہ پانچ سال پر محیط ہو گا۔

- ☆ اسی پروگرام کے تحت جاری مالی سال کے دوران ایمبو لینس روول ہیلٹھ سینٹر کی سطح تک دے دی گئی ہیں۔
2016-17 نئی مزید ایمبو لینس فراہم کی جائیں گی۔
- ☆ صوبے میں غذا بیت کے پروگرام کے تحت نیوٹریشن پالیسی کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے ایک PC-1 بھی منظور کیا جا پکا ہے جس کی مالیت تقریباً (1492 ملین روپے) ہے۔ اس پروجیکٹ کا دورانیہ تین سال پر محیط ہوگا۔
- ☆ حفاظتی ٹیکنالوجیوں کا پروگرام EPI کے تحت کوئچ کو بہتر بنانے کے لیے (70) نئے سینٹر کھولے جائیں گے۔ اس کے لیے بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے ایک PC جس کی مالیت تقریباً (دس ارب روپے) 10.028 ملین روپے ہے، منظوری کے لیے زیر یغور ہے اس منصوبے کا دورانیہ تقریباً پانچ سال پر محیط ہوگا۔
- ☆ ڈاکٹروں کی کمی پورا کرنے کے لئے تین میڈیکل کالج خصدار، لورالائی اور تربت میں قائم کئے جا رہے ہیں۔
- ☆ BMC ہسپتال کوئٹہ کا MRI سسٹم جو گزشتہ دو سال سے غیر فعال تھا، اس کو بھی فعال کر دیا گیا ہے اور دیگر جدید مشینری فراہم کی جا رہی ہے۔
میڈیم اسپیکر!
- ☆ طب کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم ہمیشہ سے ترجیح رہی ہے، اسی سلسلے میں کوئٹہ پوسٹ گریجویٹ میڈیکل ادارہ قائم کیا گیا ہے۔
- ☆ ادارہ برائی نفیسیات کا قیام عمل میں لا یا گیا ہے جو صوبے میں نفیسیات کے شعبے میں جدید ترین سہولیات فراہم کرے گا۔
- ☆ صوبے سے پولیو کے مکمل خاتمے کے لیے ایمپر جنسی سینٹر قائم کیا گیا ہے، جس سے پولیو کے کیسز میں کمی آئی ہے اور 2016 نئیں پولیو کا صرف ایک کیس سامنے آیا ہے۔ جس پر پولیو ٹیم کی کارگردگی کو سراہا جاتا ہے اور انشاء اللہ بلوجستان سے پولیو کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا۔
- ☆ چیف منسٹر پیپلائز کنٹرول پروگرام کے تحت ایک منور شہر میں شروع کر دی گئی ہے جس میں عوام الناس خصوصاً تمام اضلاع کے اسکولوں کے بچوں اور یونیورسٹیوں میں اس مرض کے متعلق آگاہی فراہم کی جا رہی ہے۔

- ☆ آئندہ مالی سال 17-2016 میں تقریباً (ایک ارب 57 کروڑ اور 96 لاکھ روپے) کی مفت ادویات دی جائیں گی۔
- ☆ بلوچستان میں موجود واحد ٹریما سینٹر جو کہ سول ہسپتال کوئٹہ میں قائم ہے اس کو آلات اور دیگر ضروری سہولیات کی فراہمی سے فعال کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے علاوہ صوبے میں پانچ مزید ٹریما سینٹرز کی تجویز زیر نظر ہے۔
- ☆ حکومت پنجاب کے تعاون سے ادارہ برائے امراض قلب کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- ☆ بلوچستان میں گردے کے امراض کے حوالے سے بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف میفر الوبی کو فعال بنادیا گیا ہے۔
- ☆ ڈاکٹروں کی رہائش کے مسائل کو دور کرنے کے لیے پہلے مرحلے میں آٹھ (8) DHQs میں Bechelor ہائلہ بنائے جا رہے ہیں۔ اور دوسرا مرحلے میں مزید آٹھ (8) DHQs میں ہائلہ بنائے جائیں گے۔
- ☆ آنے والی مالی سال 17-2016 میں بلڈ کینسر مريضوں کے لیے (4) کروڑ اور 80 لاکھ روپے) رکھے گئے ہیں۔
- ☆ ایکسرے اور بیڈنگ کے بجٹ میں بچاں فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔

(Agriculture)

میڈم اسپیکر! ہماری معیشت میں زراعت کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ صوبے کی آبادی کا تقریباً 65 فیصد پر اس طبقہ یا بیلا واسطہ زراعت کے شعبے سے وابستہ ہے۔ قدرت نے بلوچستان کو مختلف اقسام کے پھل، بزریوں اور اجناس کی کاشت کیلئے مناسب زرعی ماحول سے نوازا ہے۔ ہم معیاری پھل مثلاً سیب، انگور، بجور اور رُخُو بانی وغیرہ کی پیداوار میں حصہ صدھر رکھتے ہیں۔ لیکن اس اہم پیداوار کو صحیح اور محفوظ حالت میں مارکیٹ تک پہنچانے کے لیے انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا کسان اپنی محنت کا صحیح معاوضہ حاصل نہیں کر پا رہا ہے۔

میڈم اسپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بلوچستان کے عوام کی اکثریت کا گزر برس کاشتکاری، مالداری اور ماہی گیری کے شعبوں سے ہے اگلے مالی سال کے دوران تینوں شعبوں سے وابسط ترقی پسند زمینداروں، کاشتکاروں، مالداروں اور ماہی گیروں کو ان کے اپنے اپنے شعبوں میں ناصرف جدید سائنسی تقاضوں اور طور طریقوں سے روشناس کرایا جا رہا ہے، بلکہ ان کی بہتر تربیت اور اگاہی کے لیے سمینار اور رکشاپ منعقد کرنے کے ساتھ انہیں سندھ، پنجاب اور خیبر پختونخوا کے

مطالعاتی دورے بھی کرائے جائیں۔ میڈم اسپیکر! ہماری حکومت زراعت کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے خصوصی اقدامات کر رہی ہے۔ اس ضمن میں معیاری نتیج اور پودوں کی فراہمی، کھاد اور کیٹرے ماردواؤں کی وستیابی، جدید سائنسی طریقوں پر کاشتکاری کی ترویج و ترغیب اور زرعی اجناس کی مارکیٹ تک رسائی کے حوالے سے مختلف مضمبوں پر کام ہو رہا ہے۔ پکے تالاب اور نالیوں کے ذریعے پانی کے ضیاءع کو کافی حد تک کنٹرول کیا گیا ہے۔ اس وقت صوبے میں تقریباً 96 لاکھ ہیکٹر قابل کاشت زمین موجود ہے، جس کو ہموار کر کے زرعی پیداوار میں کمی گناہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

میڈم اسپیکر!

☆ آنے والے مالی سال 2016-17 میں محکمہ زراعت کے لیے تقریباً 40 کروڑ اور 20

لاکھ روپے شخص کیے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً (9%) زیادہ ہیں۔

☆ کچھی کنال پر وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت کے تعاون سے سوئی کے علاقے میں ستاؤن ہزار ایکٹر زمین زیر کاشت لائی جائے گی جو ہماری مخلوط حکومت کا ایک بڑا کارنامہ ہو گا۔ انشاء اللہ الگلے مالی سال اس میں پانی کی فراہمی شروع ہو جائے گی۔ اور میری کوشش ہے انشاء اللہ کہ آنے والے ماہ دسمبر تک اس کا افتتاح کرے اور جو کمائندہ ایریا ہے ڈیرہ بگٹی کا سمیں پانی آ جائے۔ اور اس کے لئے میڈم اسپیکر! میں نے اپنے طریقے سے کافی effete کی ہے۔ چونکہ اس پر کام رک چکا تھا۔ دو تین میٹنگ اس پر میں نے کی ہیں اور واپڈا سے کہا کہ جلد سے جلد اس کو مکمل کرے۔ انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی ہے کہ انشاء اللہ 2017ء میں سمیں پانی چھوڑے دیں گے اور اس سے 80 ہزار ایکٹر زمین زیر کاشت لایا جائے گا۔

☆ قلعہ سیف اللہ اور اُتھل میں مارکیٹ اسکواڑز کو (10 کروڑ روپے) کی لاغت سے جلد ہی مکمل کر لیا جائے گا۔

☆ اٹھارہ مختلف اضلاع میں تقریباً (28 کروڑ 80 لاکھ روپے) کی لاغت سے سرکاری زرعی فارمز کو مکمل طور پر فعال بنایا جا رہا ہے۔

☆ کم پانی لینے والی فصلوں کو متعارف کروایا جا رہا ہے۔ جس پر لاغت کا تخمینہ تقریباً (20 کروڑ روپے) ہے۔

☆ زرعی ٹریننگ ادارے کا قیام (50 کروڑ روپے) کی لاغت سے عمل میں لایا جا رہا ہے۔

☆ (11 کروڑ روپے) کی لاگت سے تین زرعی ورک شاپس بمقامِ پشین، سبی اور دالبندین کی تجویز زیر غور ہے۔

☆ معیاری پودوں کی فراہمی کی غرض سے ٹشکلچر (Tissue Culture) کی ٹیکنالوجی کو متعارف کرانے کے لیے زرعی شعبہ کے تحت تقریباً (50 ملین روپے) کی لاگت سے ایک اہم منصوبے پر کام جاری ہے۔

☆ سکران ڈویژن میں 2 لاکھن کے قریب کھجور پیدا ہوتی ہے۔ کھجور کی پیلگ و مارکیٹ کے لیے ثابت شہر میں ایک جدید مارکیٹ اسکوارن بنانے کی تجویز پر کام ہو رہا ہے۔

☆ اگلے مالی سال کے دوران بلدوزروں کے پچاس ہزار گھنٹے ضرورت مند زمینداروں میں تقسیم کیئے جائیں گے، تاکہ مزید رقبہ زیر کاشت لایا جاسکے۔

امورِ حیوانات (Livestock)

میڈم اپیکر اصوبائی معیشت میں امورِ حیوانات کا حصہ تقریباً 4% نیصد بتا ہے۔ مال مویشیوں کا دیہی ترقی میں اضافے اور غریب عوام کی ڈھنکائی سے گہر اتعلق ہے۔ صوبہ بلوچستان میں امورِ حیوانات و ترقیات ڈپریٹ کا ایک وسیع جال بچھا ہوا ہے جسکے ذریعے مصنوعی ختم ریزی، مال مویشیوں کی صحت کا خیال اور امراض کی تشخیص کے ساتھ ساتھ مال مویشیوں کی پیداوار میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

☆ آنے والے مالی سال 2016-17 میں مکمل لائیو اسٹاک کیلئے تقریباً (3 ارب 10 کروڑ اور 50 لاکھ روپے) مختص کیے گئے ہیں، جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً (10%) زیادہ ہے۔

☆ نئے مالی سال کے دوران جانوروں کی مختلف بیماریوں کے علاج کیلئے (2 کروڑ 85 لاکھ روپے) مختص کئے گئے ہیں۔

☆ صوبے کے گلمہ بانوں کیلئے مقابله کی بنیاد پر ہر ضلع میں انعامی پسکیج کیلئے اگلے مالی سال میں خطریر قم مختص کی جا رہی ہے۔ اس رقم سے ہر ضلع میں اول، دوئم اور سوم آنے والے گلمہ بانوں کو انعامات دیے جائیں گے۔

☆ اس وقت امورِ حیوانات کے سات (7) بڑے منصوبوں پر کام جاری ہے جس پر لاگت کا تخمینہ تقریباً (61 کروڑ اور 40 لاکھ روپے) ہے۔

☆ صوبے کے 20 مختلف اضلاع میں (10 کروڑ 80 لاکھ روپے) کی لاگت سے ویٹرزی سرویس فراہم کی جائیں گے۔

☆ حکومت بلوچستان نے مالداروں تک صحیح منافع پہنچانے کیلئے خضدار، دُکی، ژوب، بسی، مویِ خیل، لور الائی اور نوشکی میں مال منڈیاں قائم کرنے کیلئے خطیر قم مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ماہی گیری (Fisheries)

میڈم اسپیکر! صوبہ بلوچستان کو اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع و عریض رقبے کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی اہم پیداواری سمندری حصہ سے نوازتا ہے، جو لوگ بھگ ساڑھے سات سو کلومیٹر پر محیط ہے۔ قانونی طور پر بارہ ناٹکل میل تک سمندر کی اندر ورنی حصہ دھکہ ماہی گیری حکومت بلوچستان کے دائرة اختیار میں ہے۔ جس میں مچھلیوں کے غیر قانونی شکار کی روک تھام، ماہی گیروں کی راہنمائی اور انکو سہولیات بھیم پہنچانا حکومت کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ بھیرہ عرب کی یہ سمندری پٹی کم و بیش 60 ہزار لوگوں کو روزگار مہیتا کرتی ہے۔

میڈم اسپیکر! ہماری حکومت غیر قانونی شکار اور جالوں کے استعمال پر مکمل پابندی لگانے اور مقامی ماہی گیروں کی حالت زندگی اور کاروبار کو بہتر کرنے کے لیے درج ذیل عملی اقدامات کرنے میں ہر طرح سے سنجیدہ ہے۔

☆ آنے والے مالی سال 2016-17ء میں ملکہ ماہی گیری کیلئے تقریباً (83 کروڑ 97 لاکھ روپے) مختص کیے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً (35%) زیادہ ہیں۔

☆ آنے والے مالی سال میں حقدار ماہی گیروں کو بلا سود قرضے دیتے جائیں گے، جس پر ایک ارب روپے لاگت کا تتخمینہ ہے۔

☆ آپ کو یہ سن کر خوش ہو گی کہ پسندی ہار بر اتحاری کو دوبارہ فعال کر دیا گیا ہے جس سے ہزاروں ماہی گیر مستفید ہوں گے۔

☆ غیر قانونی جالوں کو روکنے کیلئے رواں مالی سال (10 کروڑ 80 لاکھ روپے) کی لاگت سے واکینٹ سے جدید مشینری حاصل کر لی گئی ہے۔

☆ اسی طرح سے اقوام متحده کی تنظیم بین الاقوامی فنڈ برائے زرعی ترقی (ایفاد-IFAD) کی مدد سے ہماری ساحلی پٹی کے دونوں ضلعوں یعنی گوادر اور سیبلہ میں (تین ارب روپے) کی خطیر قم سے ماہی گیروں کو کو سٹو مارکیٹ روڈ فراہم کرنے کے منصوبے کو مقررہ وقت سے پہلے کامیابی سے پایہ تتمکیں تک پہنچایا جا رہا ہے۔

☆ حب ڈیم میں فرش ہپھری کا قیام عمل میں لا یا جا رہا ہے۔

☆ جعفر آباد اور صحبت پور میں جدید فرش فارمز بنائے جائیں گے۔

☆ آنے والے مالی سال 2016-2017 میں پسندی میں ریسرچ سینٹر کا قیام عمل میں لا یا جائیگا۔

لوکل گورنمنٹ اور دیہی ترقی

(Local Government & Rural Development)

میڈم اسپیکر! دیہی علاقوں کے بُجیادی انفارسٹریکچر کو کار آمد بنانے میں اس شعبے کے اہم کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ بلوچستان میں 6 میونسپل کمیٹیوں کو کار پوری شنس کا درجہ دے دیا گیا ہے جن میں ایک مریوط پروگرام کے تحت ترقیاتی مخصوص بول کی مرحلہ و انتظامی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ دیہی علاقوں میں بھی بُجیادی سہولیات فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے آپ کی مخلوط حکومت کا عزم ہے کہ اس محکمے کے تمام ضلعی دفاتر کو بلا تاخیر فعال کیا جائے۔

میڈم اسپیکر!

☆ کوئی ہم سب کا شہر ہے اور بلوچستان کے گدستہ کا ہر بھول یہاں اپنی بہار دکھار ہا ہے۔ اس شہر میں بلوچ، پشتون، ہزارہ اور آباد کار سب موجود ہیں۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ یہاں ٹریفک کا نظام ناقص ہے زکا سی آب کا کوئی موثر انتظام نہیں، صفائی کی صورت حال اور سڑکوں کی حالت انتہائی خشتم ہے۔ ماضی کے لعل لندن و پیرس کے روایتی حسن کی بحالی اور صوبائی دار الحکومت کے شہر یوں کو بُجیادی سہولتوں کی فراہمی کے مسئلے پر سب کو توجہ دینی چاہیے۔ کوئی ہم سے اس ایوان کے چھار اکین کے ساتھ ساتھ پورے ایوان میں موجود تمام معزز اراکین اسمبلی کو کوئی مسائل کے حل میں عملی تعاون کرنا چاہیے۔ ہماری حکومت کوئی کی روایتی ٹو بصورتی کو بحال کرنے اور شہر یوں کو بُجیادی سہولتوں کی فراہمی کے لیے تمام مسائل بروئے کار لائے گی۔ اس ضمن میں چند چیزیں اقدامات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔

☆ رواں مالی سال میں کوئی میٹرو پولیٹن کو 50 کروڑ کے اضافی فنڈز فراہم کئے گئے ہیں۔

☆ اسی طرح خطیر رقم کی لگت سے کوئی شہر میں پارکنگ کی سہولیات کو ہمہر بنا یا جارہا ہے۔

☆ تمام اضلاع میں صوبائی (Sanitation Policy) کے تحت صحت و صفائی کے جامع پروگرام شروع کئے جائیں گے۔

☆ صوبے کے ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر کیلئے آگ بُجھانے والی گاڑیاں فراہم کی جا رہی ہیں۔

☆ مرحلہ وار سب اضلاع میں لوکل گورنمنٹ اور چیر مین ضلع ہنسل کے دفاتر تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

☆ مرحلہ وار سب اضلاع میں مونسپل کمیٹیوں اور مونسپل کار پوریشنوں کے چیر مینوں کو گاڑیاں دی جائیں گی۔

☆ تمام چیر مینوں اور وائس چیر مینوں کو لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010 کے تحت اعزاز یہ دیا جائیگا۔

مواصلات (Communication)

میڈم اسپیکر! کسی بھی علاقے وعوام کی ترقی و تحشیل کیلئے ذرا لمحات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ چاہے اسکوں وہ پتال تک رسد ہو، کاشکاروں کو منڈیوں تک مال پہنچانا ہو یا معدِ نیات کے ذخیر کی تلاش ہو، سڑکوں کا جال ہمارے ٹو بے کی ترقی کیلئے ناگوری ہے۔ جس کی اہمیت خصوصاً پاکستان چین اقتصادی راہداری کی صورت میں کئی گناہ بڑھ گئی ہے۔

میڈم اسپیکر!

☆ گزشتہ مالی سال کے دوران میں الاقوامی معیار کے مطابق تقریباً نو سو کلو میٹر بلیک ٹاپ سڑکیں بنائی گئیں۔ اور آنے والے مالی سال 2016-17 کے دوران میں بارہ سو کلو میٹر بلیک ٹاپ سڑکوں کا ہدف رکھا گیا ہے۔
☆ کوئی شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے کم از کم دو فلاٹی اور ناگزیر ہیں۔ جن میں سریاب کا ایک فلاٹی اور مکمل کر لیا گیا ہے اور دوسرے فلاٹی اور بمقام کوئی پھاٹک پر تیزی سے کام جاری ہے۔
☆ نئے مالی سال کے دوران مواصلات کے شعبے کی کل (491) اسکیمات، یعنی (162) نئی اور (329) جاری اسکیمات کیلئے مجموعی طور پر تقریباً (8 ارب 75 کروڑ 38 لاکھ روپے) مختص کئے گئے ہیں۔ ان اسکیمات کو آنے والے مالی سال 2016-17 کی PSDP میں شامل کر دیا گیا ہے۔

☆ عوام کی سہولت کی غرض سے ماسٹر پلان جس کی مایت (626 ملین روپے) ہے کے تحت سول سینکڑی بیٹ کوئی میں پارکنگ کمپلیکس کو مکمل کر لیا گیا ہے۔ باقی ماندہ کام آنے والی مالی سال 2016-17 کی مکمل کر لیا جائیگا۔

☆ کوئی جناح روڈ پر میوزیم اور صوبائی لابریری کی تعمیر کی غرض سے (90 ملین روپے) رکھے گئے ہیں جس پر جلد کام مکمل کر لیا جائیگا۔

معدِ نیات (Mines & Minerals)

میڈم اسپیکر! بلوچستان میں معدِ نیات کا شعبہ ہمیشہ سے ٹو بائی اور وفاقی حکومت کی دلچسپی کا محور ہا ہے کیونکہ اس شعبے کی ترقی سے بلوچستان کی ترقی کا مستقبل وابستہ ہے۔ ملک میں اب تک کالی گئی بچاکس معدِ نیات میں سے چالیس بلوچستان سے حاصل کی جا رہی ہیں۔ ہمارے کوئے کے ذخیر کا تخمینہ 217 ملین ٹن ہے۔ چمالانگ میں کوئے کی کانوں پر کام کے آغاز سے ٹو بے میں کئی ہزار فراہم کردہ روزگار کے موقع میسر آئے ہیں۔ کوئے سے بچلی پیدا کرنے کے ایک بڑے منصوبے پر غور ہو رہا ہے جس سے بلوچستان کے تین ڈویژن کوئٹہ، ثوب اور سی میں چوبیس بھنٹے بچلی کی فراہمی ممکن ہو سکے گی۔

میڈم اسپیکر!

- ☆ آنے والے مالی سال 2016-17 میں محکمہ معدِ نیات کیلئے (1 ارب 63 کروڑ 58 لاکھ روپے) مختص کیے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً (5%) زیادہ ہیں۔
- ☆ بلوچستان کی معدِ نی دوستی پر قبضے کے غیر قانونی یعنی منشوخ کرنے پر تیزی سے کام جاری ہے۔
- ☆ مائنگ انڈسٹری کی ترقی پر خاص توجہ دی جائیگی اس کی ترقی و توسعے میں جدید آلات و مشینری کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- ☆ مائنگ کے درکرزو سو شل سیکورٹی اور دیگر قانونی مراعات کا حقدار بنایا جا رہا ہے۔
- ☆ ریکوڈ کا بحران جس کی وجہ سے ترقیاتی کام تاخیر کا شکار ہے کو ترجیحی بُنیادوں پر شفاف انداز میں حل کر لیا جائے گا۔ ریکوڈ کیس کے لیے (50 کروڑ روپے) مختص کئے گئے ہیں۔ اس منصوبے کو جلد شفاف طریقے سے شروع کر دیا جائے گا۔
- ☆ سیندھ منصوبے سے متعلق وفاق کے ساتھ با مقصد بات چیت کی جا رہی ہے تا کہ پراجیکٹ کی ملکیت احسن طریقے سے صوبے کو منتقل ہو سکے۔ اور آئندہ مالی سال سے اس منصوبے کو زیادہ منافع بخش طریقے سے شروع کر دیا جائے گا۔

آب پاشی (Irrigation)

میڈم اسپیکر! بلوچستان کے عوام کی بقاء کے حوالے سے سب سے اہم مسئلہ پانی کا ہے۔ آب پاشی جیسے اہم شعبے پر ہمیں خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ایک طرف محدود پانی کے وسائل ضائع ہو رہے ہیں تو دوسری طرف زیر زمین پانی کی سطح ٹیوب ویلوں کے زیادہ استعمال سے خطرناک حد تک نیچے گر جھی ہے۔ اس ناموافق صورت حال سے ہماری حکومت بخوبی واقف ہے جس سے نہیں کے لیے جدید آب پاشی کے نظام کی آشد ضرورت ہے۔ ہم اس حوالے سے ہر قسم کے اقدامات کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔

- ☆ آنے والے مالی سال 2016-17 میں محکمہ آب پاشی کیلئے (ایک ارب 82 کروڑ 25 لاکھ روپے) مختص کیے گئے ہیں۔

☆ وفاقی حکومت کے تعاون سے آپاشی کے دس (10) بڑے منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ جس پر تقریباً (42) ارب روپے) خرچ آیگا۔ ان منصوبوں پر عمل درآمد سے زیرز میں پانی کی سطح میں بہتری آئے گی اور ہزاروں ایکٹار اراضی زیر کاشت لائی جاسکے گی۔ علاوہ ازیں مختلف اضلاع میں آبادی کو پینے کا صاف پانی بھی میسر ہو گا۔

☆ جبکہ آپاشی کے (5) نئے بڑے منصوبے بھی وفاقی حکومت کے مالی تعاون سے مالی سال 2016-17 میں (19) ارب روپے) کی لاگت سے شامل کئے گئے ہیں۔

آبنوشتی (Public Health Engineering)

میڈم اسپیکر! پینے کا صاف پانی ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے، ہماری حکومت کی بھی یہ اولین ترجیح رہی ہے کے صوبے کی دیہی اور شہری آبادی کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جاسکے، اس ضمن میں مالی سال 2015-16 کے دوران دوسو سے زائد جاری اورنی اسکیموں کو مکمل کر لیا گیا ہے۔

☆ آنے والے مالی سال 2016-17 میں آبنوشتی کے شعبے کے لیے تقریباً (3) ارب 9 کروڑ 55 لاکھ روپے) مختص کئے گئے ہیں۔ جو گزشتہ مالی سال 2015-16 کے مقابلے میں (5%) زیاد ہیں۔

☆ اسپیشل ترقیاتی پروگرام کے تحت ساٹھ سے زائد پینے کے صاف پانی کی اسکیموں کو مکمل کر لیا گیا ہے۔

☆ چارسو سے زائد پرانے اور غیر فعال واٹر سپلائی اسکیموں کی توسعہ و مرمت کر کے انہیں فعال کر دیا گیا ہے۔

☆ جاری مالی سال 2015-16 کے دوران صوبائی واٹر سپلائی کی پالیسی اور ایکشن پلان پر کام مکمل کر لیا گیا ہے۔

☆ واٹر سپلائی اسکیم کچھ فیزیو، مختلف اضلاع میں چھ سٹوریج ڈیموں کی تعمیر، پچاس مزید واٹر فلٹریشن پلانٹوں کی تنصیب پر کام تیزی سے جاری ہے۔

☆ پانچ سو واٹر سپلائی ٹیوب ویلوں کو سولر سسٹم پر منتقل کیا جائے گا، جس پر تقریباً (2500 ن روپے) خرچ ہو گا۔

محنت و افرادی قوت

(Labour & Manpower)

میدم اپسکر! صوبہ بلوچستان میں آبادی کی شرح نمود میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے صوبے میں پندرہ سے چوٹیں سال کی عمر کے نوجوانوں کی تعداد پندرہ لاکھ سے زیادہ ہے۔ لوگوں کو روزگار فراہم کرنا بڑا شعبہ ہم سب کیلئے ایک بہت بڑا چیخ ہے۔ نوجوان نسل کو مختلف ہنر کے شعبوں میں تربیت دیکر انہیں کار آمد بنانا اور انکی سماجی و معاشی زندگی میں ثابت تبدیلی لانا حکومت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ تاکہ وہ سماج میں ایک بہتر مقام حاصل کر سکیں اور منفی رجحانات کی طرف مائل نہ ہوں۔

☆ ہماری مخلوط صوبائی حکومت نے تاریخ میں پہلی مرتبہ صوبائی لیبر پلیسی کی منظوری دے دی ہے۔ اور اس ضمن میں تیرہ لیبر قوانین کو صوبائی سطح پر نافذ کرنے کا کام آخری مرحلہ میں ہے۔

☆ فنی مہارت اور تکنیکی تعلیم فراہم کرنے کے غیر فعال اداروں کو نجی شعبے کے تعاون سے فعال بنایا جا رہا ہے جو ہمارے بے روزگار نوجوانوں کو بہتر مند بنانے کے قابل بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ 14 ٹینکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے مردوں اور 6 ٹینکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین صوبے کے مختلف اضلاع میں 18 شعبوں میں نوجوان نسل کو ٹریننگ دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں 13 مختلف پسماندہ تحصیلوں میں مرکزی حکومت کے تعاون سے فنی تربیت دی جا رہی ہے۔

خواراک (Food)

میدم اپسکر! وفاقی وزارت تحریف خواراک اسلام آباد میں منعقدہ ایک اجلاس میں صوبہ بلوچستان کے لیے برائے مالی سال 2016-17 کے لیے ایک لاکھ میٹر کنٹن گندم کی خریداری کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔ اور گندم کی امدادی قیمت کو گزشتہ سال کا مقرر کردہ فرخ یعنی تیرہ سو روپے فی چالیس کلوگرام پر برقرار کر کیا گیا ہے۔ بدقتی سے اس سال گندم کی خریداری کے عمل میں تاخیر کی وجہ سے حکومت کاشنکاروں سے گندم کی خریداری نہ کر سکی۔ گندم کی خریداری نہ ہونے کے سبب بلوچستان کے کاشنکاروں قاتی حکومت کی مقرر کردہ امدادی رقم سے مستفید نہ ہو سکے۔ صوبائی کابینہ نے اپنے اجلاس میں گندم کی خریداری کے عمل میں تاخیر کے ذمہ دار آفیسر ان کے خلاف انکواڑی کا فیصلہ کیا ہے۔ البتہ گندم کی خریداری کیلئے پاسکو کے ہدف کو بلوچستان میں بڑھانے کیلئے وفاقی حکومت کو سفارش کی گئی ہے۔ تاکہ زمینداروں کے نقصان کو کم سے کم کیا جاسکے۔ اس سال بھی صوبائی حکومت نے عوام کوستے داموں آٹے کی فرائی کو یقینی بنانے کے لیے گندم کی فن سوکلو بوری کی قیمت (2800 روپے) مقرر کی ہے، جس سے صوبائی خزانہ پر سبستی (Subsidy) کی مدد میں تقریباً (ڈھانی ارب روپے) کا اضافی بوجھ پڑے گا۔

جنگلات و جنگلی حیات

(Forest & Wildlife)

میدم اپسیکر! جنگلات سماجی و اقتصادی ترقی اور ماحولیات کی بہتری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جنگلات کو محفوظ بنانے اور انکی ترقی کے لیے رواں مالی سال کے دوران شجر کاری مہم کے تحت ایک کروڑ پندرہ لاکھ پودے لگانے کا منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے۔ بلوچستان میں اٹھارہ (River Basin) ہیں۔ ہر ہی سن پر اگر دس لاکھ پودے لگائے جائیں تو نہ صرف ماحولیاتی آؤڈگی پر قابو پایا جاسکتا ہے بلکہ بارش میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے جس سے زیر زمین پانی کی سطح میں بہتری آسکتی ہے۔ جنگلات و جنگلی حیات کی بہتری کے لیے رواں مالی سال میں خصوصی اقدامات کیے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

☆ جاری مالی سال کے دوران جنگلات کی بہتری کے لیے مختلف اضلاع میں خاطر خواہ تعداد میں نرسیاں بنائی گئی ہیں تاکہ شجر کاری مہم کے دوران زیادہ سے زیادہ پودے میسر آسکیں۔

☆ علاوہ ازیں محکمے کے کام میں بہتری کے لیے غیر ترقیاتی بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے جس کا حجم (1 ارب 8 کروڑ 62 لاکھ روپے) کردار یا گیا ہے۔

☆ مزید برآں مالی سال 2016-17 میں (15) جاری اور (5) نئے منصوبوں کے لیے (12 کروڑ اور 9 لاکھ روپے) کے ضروری فنڈ مہیا کیے جائیں گے تاکہ صنوبر، تمر، شیبید، زیتون و چلغوزہ کے قدرتی جنگلات کی بہتری، چراگا ہوں کے بہتر بندوبست، واٹر شیڈ کے تحفظ، جنگلی حیات کی حفاظت اور شاہراہوں کے کناروں پر شجر کاری جیسے اقدامات کیئے جاسکیں۔

(Energy)

میدم اپسیکر! توانائی کا شعبہ صوبے کی معاشی ترقی کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ موجودہ توانائی کے بھرمان نے زندگی کے تمام شعبوں پر گلیمن اثرات مرتب کئے ہیں۔ اس بھرمان کو ختم کرنے کیلئے ہماری حکومت ہر ممکن کوشش کر گئی۔ ٹوٹھ قسمتی سے بلوچستان توانائی خصوصاً مُتأدل توانائی کے وسائل سے مالا مال ہے اس سلسلہ میں مشتمی، وِنڈ اور جیو ٹھرمل سے وافر توانائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

☆ کورین کمپنی کی شرکت سے چلاک ضلع کوئٹہ میں شمشی توانائی کا پلانٹ لگایا جائے گا۔ جس سے 300 میگاوات بجلی پیدا کی جاسکے گی۔

☆ بلوچستان کی مختلف یونیورسٹیوں کو بتدریج سمشی توانائی کے نظام پر لا یا جائیگا۔ جس پر (30 کروڑ روپے) لاگت کا تخمینہ ہے۔

- ☆ سرکاری عمارتوں کو بھی بذریعہ سُنسنی تو انائی کے نظام پر لا یا جائیگا جس پر تقریباً (15 کروڑ 70 لاکھ روپے) لگت آئیگا۔ اسی طرح حکومت کے ماتحت چلنے والے واٹر سپلائی اسکیموں کو بھی سُنسنی تو انائی پر لا یا جائے گا جس کے لیے (40 کروڑ 76 لاکھ روپے) تجویز کیے گئے ہیں۔
- ☆ صوبہ بلوچستان کے ذور دراز پچاس بینادی صحت کے مرکز جو بھلی کی سہولت سے محروم ہے کو بھی سُنسنی تو انائی فراہم کرنے کی تجویز ہے جس پر (24 کروڑ روپے) لگت کا تخمینہ ہے
- ☆ سولر انرجی کے آلات کو جانچنے کیلئے ایک ٹینکنک لیبارٹری کی تجویز ہے جس پر لگت کا تخمینہ (ایک کروڑ روپے) ہے۔
- ☆ نجی شعبے نے تو انائی کے نئے منصوبوں میں سرمایہ کاری کی خواہش ظاہر کی ہے اور اس وقت دو کمپنیوں نے تحریری درخواستیں جمع کرادیئے ہیں۔ مزید دو کمپنیوں سے MOU پر بات چیت جاری ہے۔ امید ہے آئندہ مالی سال میں تو انائی کے شعبے میں نجی سرمایہ کاری میں اضافہ ہو گا۔
- میڈم اسپیکر! انشاء اللہ 22 تاریخ کو ایک کمپنی آرہی ہے ان کیسا تھو سولر انرجی کے حوالے سے تو انائی کے شعبے میں MOU کرنے جا رہے ہیں اور اس ماہ کی 29 تاریخ کو کینڈین ایمسڈر آر ہے ہیں ان کیسا تھو بھی 1000 میگاوات سولر انرجی کا منصوبہ MOU کرنے جا رہے ہیں۔

صنعت و تجارت

(Industries & Commerce)

میڈم اسپیکر! ہماری عوامی حکومت نے صوبے میں صنعتی سرگرمیوں میں اضافے کو پی او ٹین ترقیات میں شامل کیا ہے۔ اس سلسلے میں انڈسٹریل اسٹیشن کے قیام اور اس سے روزگار کے موقع میں اضافے جیسے اقدامات شامل ہیں۔ اسوقت صوبے کے مختلف ضلعوں میں انڈسٹریل اسٹیشن موجود ہیں جن میں کوئہ، ڈریہ مراد جمالی، گواڑ اور لسیلہ شامل ہیں، جبکہ بوستان ہضدار، تربت اور پسپنی میں نئے انڈسٹریل اسٹیشن کے قیام کیلئے مزید خاطر خواہ اقدامات کئے جائیں گے۔ اس وقت صوبے بھر میں سماں انڈسٹریز کے تحت کم و بیش (151) سے زائد ترقیتی مرکز ہیں جن میں سہولیات بھم پہنچانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں تاکہ ان مرکز سے تربیت حاصل کرنے کے بعد مقامی لوگ رواقی دستکاری کے ذریعے اپنا روزگار خود پیدا کریں اور جو کفیل ہوں۔

- ☆ آنے والے مالی سال 2016-17 میں ملکیہ صنعت و تجارت کے لیے (ایک ارب 18 کروڑ 62 لاکھ روپے) مختص کیے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً (7%) زیادہ ہیں۔

- ☆ خضدار، تربت، دشت، قلعہ سیف اللہ اور بوستان میں اپیش اکنامک زونز کا قیام عمل میں لا یا جائے گا جس سے صوبے میں مزید صنعتوں کا قیام عمل میں آ سکے گا اور یہ وزگاری میں خاطر خواہ کی آئے گی۔
- ☆ حب، ڈیرہ مراد جمالی اور کوئٹہ میں انڈسٹریل اسٹیشن کے قیام کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ اس کے علاوہ گوادر، کچھ اور مسلم باغ میں بھی اس مقصد کیلئے زین حاصل کی جا رہی ہے جس پر جلد ہی ترقیاتی کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔
- ☆ انڈسٹریل اسٹیشن بوستان اور کوئٹہ میں وفاقی حکومت کے تعاون سے کام ہو رہا ہے۔

معلومات عامہ (Information)

میڈم اپسیکر! معلومات عامہ کے شعبے کی اہمیت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر آج کل کے دور میں جمہوری حکومتوں کو عوامی مشکلات سے باخبر رہنے کیلئے معلومات عامہ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ یہ شعبہ حکومت کو بہتر تجویز کے ذریعے عوام کے مسائل حل کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

- ☆ جرنلسٹ و یلفیئر فنڈ کو (دو کروڑ روپے) سے بڑھا کر (تین کروڑ روپے) کر دیا گیا ہے۔ اس رقم سے حاصل شدہ منافع صحافیوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائیگا۔ لیکن اس کو میں اپنی طرف سے بڑھا کر 20 کروڑ کرتا ہوں۔

- ☆ مالی سال 2015-16 کے دوران ہا کرز و یلفیئر فنڈ کو (بچاں لاکھ روپے) سے بڑھا کر (ایک کروڑ روپے) کر دیا گیا ہے اس فنڈ سے حاصل شدہ منافع نادار، معدوں اور غافت ہونے والے ہا کرز کے لواحقین کی فلاح و بہبود کیلئے خرچ کیا جائیگا۔ لیکن میں اس فنڈ کو مزید بڑھا کر پانچ کروڑ کا اعلان کرتا ہوں۔

- ☆ صوبے کے صحافیوں کو اعلیٰ صافی تربیت کیلئے بلوچستان اکیڈمی فارجنلزم کے قیام کو یقینی بنانے کیلئے ٹھوس اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

- ☆ رواں مالی سال کے دوران پر لیں کلب کوئٹہ کی گرانٹ (دس لاکھ روپے) سے بڑھا کر (بیس لاکھ روپے) کر دی گئی ہے میں اس کو مزید بڑھا کر ایک کروڑ روپے کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

ترقی نسوان (Women Development)

میڈم اپسیکر! ہماری حکومت خواتین کے حقوق، تحفظ اور فلاح و بہبود کے لیے کوشش ہے۔ تاکہ خواتین کو زندگی کے ہر شعبے میں مردوں کے شانہ بٹانے لایا جاسکے۔ اس مقصد کے لیے رواں مالی سال میں اس محکمے کے لیے نہ صرف اسامیاں دی گئی ہیں بلکہ اگلے مالی سال میں اس محکمے کے لئے (10 کروڑ 20 لاکھ روپے) کا بجٹ بھی رکھا گیا

ہے۔

☆ ایک جامع ڈائریکٹریٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ماتحت دفاتر ہمدردار، کوئٹہ اور سی میں قائم کردیئے گئے ہیں اور مزید دفاتر کچھ نصیر آباد اور لورالائی میں کھولے جارہے ہیں۔

☆ اینٹی ہر اسمنٹ ایکٹ (Anti Harassment Act) بلوچستان اسمبلی سے منظور ہو چکا ہے اور تمام محکموں میں ذیلی کمیٹیاں تشکیل دے دی گئی ہیں۔

☆ اس کے علاوہ گھریلو تشدد کے خلاف بیل کی منظوری بھی دے دی گئی ہے۔

☆ امسال خواتین کی ترقی کیلئے پہلا ویمن بنس سینٹر قائم کیا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں (تین کروڑ روپے) مختص کرنے گئے ہیں۔

محالیات (Environment)

میڈم اسپیکر! موجودہ حکومت محالیات کے تحفظ کے لیے بھرپور کام کر رہی ہے اور صوبائی محالیاتی پالیسی مرتب کرنے کیلئے کوششیں جاری ہیں۔

☆ رواں مالی سال بلوچستان تحفظ محالیات ٹریبون (1 کروڑ 43 لاکھ روپے) کی لاغت سے قائم کر دیا گیا ہے۔

☆ انوائرومنٹل پر ٹکشن اجنسی ڈائریکٹوریٹ میں لیبارٹری (JICA) کے تحت قائم کر دی گئی ہے۔

☆ ڈویٹل آفس بمقام لورالائی اور ڈویٹل آفس بمقام گواڑ کی منظوری دے دی گئی ہے۔

کھیل (Sports)

میڈم اسپیکر!

☆ آنے والے مالی سال 2016-17 میں ملکہ کھیل کے لیے گرانٹ (1 کروڑ 80 لاکھ روپے) سے بڑھا کر (10 کروڑ روپے) کر دی گئی ہے۔

☆ اس سال دنیشنل چمپین شپ منعقد کرائے گئے جس پر تقریباً (1 کروڑ 50 لاکھ روپے) کی لاغت آئی۔

☆ پورے صوبے میں جشن آزادی 2015 کے حوالے سے تقریبات منعقد کی گئیں جس پر تقریباً (16 کروڑ روپے) خرچ آیا۔

☆ اسکے علاوہ صوبے میں (winter) وینٹر سپورٹس گالا منعقد کیا گیا جس پر تقریباً (63 لاکھ روپے) لاغت آئی۔

☆ پاک فوج کے بھرپور تعاون سے جاری مالی سال کے دوران کھلیوں کے فروغ کے لیے غیر ترقیاتی مد میں سے (3 کروڑ 40 لاکھ روپے) کی لاگت سے بلوچستان اسپورٹس فیسٹول 2016ء کامیابی کے ساتھ مُعقد کیا گیا جس میں مردوخواتین کھلاڑیوں کے ساتھ ساتھ پورے بلوچستان کے عوام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آئندہ بھی ایسے سخت افزاء مقابلوں کی تقریبات کا انعقاد جاری رکھا جائے گا۔

☆ اسی مالی سال یوچہ کیلئے (250 ملین روپے) شخص کئے گئے ہیں تاکہ وہ دوسرے صوبوں کے طلباء و طالبات کے ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں۔

نوجوانوں کے لیے روزگار کے موقع

(Employment Opportunities for Youngsters)

میدم اسپیکر! بلوچستان پلک سروس کمیشن جو اقتداء پروری، ذاتی پسند و ناپسند اور کرپشن کی نظر ہو چکا تھا کہ ہماری مخلوط حکومت نے کافی کوششوں کے بعد انصاف و میراث کی راہ پر گامزن کر دیا ہے۔ ایک ایسے شخص کو بطور پھری میں منتخب کیا گیا ہے جس کا ماضی انصاف، ایمانداری اور قابلیت پر منی فیصلوں سے بھرا پڑا ہے۔ آئندہ بھی اس انہائی ضروری ادارے کی فعالیت اور امدادی بڑھانے کیلئے کسی بھی مشکل اور غیر مقبول فیصلے میں جھچک محسوس نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ ہمیں بخوبی اندازہ ہے کہ یہ ادارہ ہمارے صوبے کے روشن مستقبل کی بنیاد ہے جسے کسی بھی صورت کرپشن، اقتداء پروری اور ذاتی پسند کی نذر کرنا ایک عگین تو می گرم ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے نوجوان اہل طلباء و طالبات آب اپنے مستقبل کو محفوظ اور روشن دیکھ رہے ہوں گے جس کیلئے تمام سیاسی قیادت مبارکباد کی مستحق ہے۔ میدم اسپیکر! ہر حکومت کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنے مدد و دوسائکل کو مدد نظر رکھتے ہوئے عوام کو باعزت روزگار کے موقع فراہم کرے۔ مزید یہ کہ روزگار کے قابل نوجوانوں میں ہنرمندی کی تحریک کرے۔ آپکو علم ہوگا کہ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان میں قابل روزگار آبادی کل آبادی کا 40% ہے۔ جبکہ موجودہ اعداد شمار کے مطابق تقریباً سات سے آٹھ لاکھ افراد بے روزگار ہیں۔ بیرونی کی شرح دیکھی علاقوں میں شہری علاقوں کی نسبت زیادہ ہے۔

میدم اسپیکر! ہماری اس کم آبادی والے صوبے میں قابل روزگار آبادی میں اتنی بڑی تعداد کا بے روزگار ہونا لمحہ فکری ہے۔ اس حقیقت کو مدد نظر رکھتے ہوئے اگلے مالی سال کے لئے (3220) نئی اسامیاں پیدا کی جائیں گی جس سے براہ راست روزگار کے موقع میسر ہونگے۔ صوبائی حکومت کے مختلف اداروں میں موجود ترین اداروں مثلاً

لی ٹی سی، وی ٹی سی اور سمال انڈسٹریز کے تحت کام کرنے والے اداروں میں نوجوانوں کو تربیت دی جائیگی تاکہ وہ اپنے لئے خود روزگار کے موقع پیدا کرنے کے قابل بن جائیں۔ مزید یہ کہ تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کیلئے انٹرنیٹ پ کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ اسکے علاوہ وفاقی اداروں میں وفاقی بجٹ سے ہزاروں اسامیوں پر بلوچستان سے تعلق رکھنے والے بے روزگار نوجوانوں کو اہلیت کی بنیاد پر روزگار فراہم کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

سرکاری ملازمین، پینشنرز اور ورکرز کے لیے مراعات

(Benefits for Government Servants, Pensioners and Workers)

میڈم اپیکیر! صوبے کی انتظامی مشینری کو چلانے، منصوبہ سازی اور منصوبوں کو عملی جامعہ پہنانے میں سرکاری ملازمین ہمارے دست و بازو ہیں۔ انکی مالی مشکلات کو مدد نظر رکھتے ہوئے مسائل حل کرنا ہماری حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ ہمیں اس بات کا شہد ت سے احساس ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں موجودہ مہنگائی کے تابع سے ناکافی ہیں لہذا اس ضمن میں حکومت بلوچستان نے اپنے سرکاری ملازمین، پنسنرز اور ورکرز کے لیے مندرجہ ذیل ریلیف اقدامات کئے ہیں:-

☆ تعلیم کی بہتری کیلئے صوبے کے تمام پرائمری سکول، ٹیل سکول اور ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹرز کے ماہانہ چارج الاؤنس میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا گیا ہے:

- ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول کا ایک سوروپے ماہانہ سے پانچ سوروپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔
- ii. ہیڈ ماسٹر ٹیل سکول کا ڈیلہ سوروپے ماہانہ سے ایک ہزار روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔
- iii. ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کا دوسوروپے ماہانہ سے دو ہزار روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔
- iv. پرنسپل ہائی سکول کا تین سوروپے ماہانہ سے تین ہزار روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔

☆ محکمہ صحت کے ڈاکٹروں کے طرز پر محکمہ سوشن ولیفیر، لیبر اور پاپلیشن کے گریڈ 17 اور گریڈ 18 کے ڈاکٹر زکوبھی نان پریکیٹس الاؤنس چار ہزار اور چھ ہزار روپے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اسکے علاوہ ہیئتہ پروفیشنل الاؤنس کی مد میں بھی پندرہ ہزار اور دس ہزار ماہانہ کی منظوری دے دی گئی ہے۔

☆ محکمہ سوشن ولیفیر، لیبر اور پاپلیشن کے فارماسٹ کیلئے بھی دس ہزار ہیئتہ پروفیشنل الاؤنس کی منظوری دے دی گئی ہے۔

☆ صوبے کے تمام جو نیز کلرکس کو گریڈ 9 سے گریڈ 11 میں آپ گریڈ یشن دے دی گئی ہے۔

☆ صوبے کے تمام سینئر کلرکس کو گریڈ 11 سے گریڈ 14-B میں آپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح ہم نے

اسٹنٹ کو 16-B اور سپر ننڈنٹ کو (17-B) میں آپ گریڈ یشن دے دی گئی ہے۔

☆ پی ایس، پی اے وغیرہ کے لئے وفاقی حکومت کے احکامات کے مطابق اسپیشل الاؤنس میں 100% اضافہ کر دیا گیا ہے۔

☆ آئندہ مالی سال 17-2016ء میں تجوہوں اور پینش کے حوالے سے ہماری صوبائی حکومت اپنے ملازمین اور پینشرز کے لیے وفاقی حکومت کے اعلان کردہ طرز پر اضافے کا اعلان کرتی ہے۔

☆ سرکاری ملازمین کی تجوہوں میں اضافے کی طرز پر مزدور طبقے کی بہبود کیلئے Minimum Wage کی شرح کو (13) ہزار روپے ماہانہ سے بڑھا کر (14) ہزار روپے ماہانہ کیا جا رہا ہے۔ آئندہ (14) ہزار روپے ماہوار سے کم تجوہ پر ملازم رکھنا قبل سزا جرم تصور ہو گا۔

(Minorities) اقلیتی امور

اقلیتوں کے بُنیادی و آئینی حقوق کو تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔ اقلیتوں کے پانچ فیصد کوٹہ پر سختی سے عمل درآمد کیلئے احکامات جاری کر دیے گئے ہیں۔ خلاف ورزی پر سخت کارروائی کی جائے گی۔

معدوروں کیلئے مراعات

(Benefits for Disabled Citizens)

معدوروں کے بُنیادی و آئینی حقوق کو بھی تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔ معدوروں کے لیے مختص کردہ کوٹہ پر سختی سے عمل درآمد کیلئے کام جاری ہے۔ تمام پلک مقامات، شاپنگ سینٹرز وغیرہ میں اسپیشل انتظامات کے لیے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔

☆ آنے والے مالی سال 17-2016ء میں اسپیشل لٹر کوں اور لٹر کیوں کیلئے ایک انٹر کالج کا قیام عمل میں لا یا جائے گا۔

دہشت گردی سے متأثرین کے لیے معاوضہ

(Compensation for Victims of Terrorism)

میڈم اسپیکر! اس مالی سال کے دوران (5 ارب 25 لاکھ 95 ہزار روپے) بطور معاوضہ دہشت گردی کے متأثرین میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دہشت گردی سے شہید ہونے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کی تعلیم، صحت، گھر، تجوہ اور پینش کے اخراجات بھی حکومتِ بلوچستان ادا کر رہی ہے۔ عام شہری جو دہشت گردی میں رنجی یا شہید ہوں ان کے لیے بھی خاطر خواہ قم فراہم کی گئی ہے۔

بجٹ تخمينے (Estimated Budget) (2016-2017)

ميئم اسپيکر! مالي سال 2016-2017 کيلے (289.356 ارب روپے) کا بجٹ تجويز کیا جاتا ہے۔ اس میں (71.182 ارب روپے) کا ترقیاتی بجٹ شامل ہے۔ جس میں پيروني تعاون کا حصہ (181.6 ارب روپے) ہے۔ امسال غير ترقیاتی بجٹ (174.218 ارب روپے) کا ہے، جس میں ریونيو اخراجات کا تخمينہ (184.761 ارب روپے) اور کمپیٹل اخراجات کے لئے (33.413 ارب روپے) شامل ہیں۔ صوبے کے اپنے وسائل سے آمدن کا تخمينہ (9.120 ارب روپے) ہے۔ جبکہ وفاق سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

قابل تقسیم پول	182.605 ارب روپے
براح راست منتقلی	14.238 ارب روپے
دیگر	10.00 ارب روپے
کمپیٹل محصولات	36.908 ارب روپے

کل آمدن کا تخمينہ (252.871 ارب روپے) ہے۔ سال 2016-2017 کيلے بجٹ خسارہ (36.485 ارب روپے) کا ہوگا۔

ترقیاتی بجٹ (Development Budget)

(PSDP 2016-17)

ميئم اسپيکر! مالي سال 2016-2017 کي پي کا سائز (2.871 ارب روپے) تجويز کیا گیا ہے۔ جس میں تعلیم، صحت، امن و امان، آب نوشی، مواصلات اور پانی و توائی کے شعبوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ بے جا اور غير ترقیاتی اخراجات کو کم کر کے وسائل کو ترقیاتی سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جن میں، میں کچھ اہم اعلانات کرنا چاہوں گا:

کوئنہ شہر کیلئے فراہمی آب اسکیم

پٹ فیڈر کینال سے کوئنہ شہر کو پانی فراہم کرنے کی غرض سے کوئنہ و اڑسپلانی پروجیکٹ کیلئے (40 ارب روپے) مختص کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے (9 ارب روپے) آنے والے مالي سال 2016-17 کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کو وزیر اعلیٰ فراہمی آب برائے کوئنہ کا نام دیا جائے گا۔

کوئنہ شہر کی ٹوبصورتی اور ترقی

صوبائی دارالحکومت کی حالت میں بہتری لانے کی غرض سے کوئٹہ شہر کے لئے خصوصی ترقیاتی پیکیج کی مدین (4 ارب روپے) مختص کیے گئے ہیں۔ جس سے کوئٹہ کی خوبصورتی میں اضافہ ہو گا۔ کوئٹہ کی جو حالت زار ہے میرے خیال ہے اس میں بہتری آئیگی۔ کیونکہ ہم بڑے ازامات لگائے جاتے ہیں کوئٹہ کے حوالے سے کہ ہم نے کوئٹہ کے لئے کچھ نہیں کیا۔ میڈم اسپیکر! واقعی یہ حقیقت ہے کہ کوئٹہ ہمارا Capital ہے اور حقیقتاً جو ہمارا Capital ہونا چاہئے اس طرح کا Capital نہیں۔ اس کے لئے ہمارے محدود وسائل جو کچھ بھی ہیں ہم اسکو بروے کار لار ہے ہیں۔

کوئٹہ ماس ٹرانزٹ اسکیم

حکومتِ چین کے تعاون سے کوئٹہ ماس ٹرانزٹ ٹرین اسکیم کے لیے (2 ارب روپے) فراہم کئے جائیگے۔ جنکا نام کوئٹہ گرین لائن ہو گا۔

کوئٹہ گرین بس پروجیکٹ

کوئٹہ گرین بس پروجیکٹ کیلئے (ایک ارب روپے) مختص کیا گیا ہے۔ جس سے AC بسیں خریدی جائیگی ہمارے کوئٹہ کے عوام کیلئے۔ میڈم اسپیکر! آپ کا تعلق بھی کوئٹہ سے ہے آپ خود لکھ رہے ہیں کہ یہاں پہنچنے والے میں سال پرانی بسیں چل رہی ہیں۔ گرمی اور سردی میں ہمارے عوام سفر کرتے ہیں تو ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے عوام کو ٹرانسپورٹ کی اچھی سہولت مہیا کریں گے۔

خوبصورتی اور ترقی براۓ ڈویژن ہیڈ کوارٹرز

تمام ڈویژن ہیڈ کوارٹرز بشمول گوادر شہر کی اپ گریڈ لیشن اور خوبصورتی کے لیے (3 ارب روپے) فراہم کیے جائیں گے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتاں کی بہتری

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتاں میں بہتری لانے کے لئے (ایک ارب 50 کروڑ روپے) رکھے گئے ہیں۔ کیونکہ میڈم اسپیکر! جہاں ہمارے BHU وغیرہ ہیں باعث ہمارے اضلاع ہیں اور ہم ہر وقت بحث کرتے رہتے ہیں BHU کے حوالے سے۔ گوکہ پچھلی گورنمنٹ میں ڈاکٹر مالک صاحب نے کافی کام کیا ہسپتاں کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ان ہسپتاں کی حالت کو مزید بہتر بنانا ضروری ہے تو اس کیلئے ہم ہر ڈسٹرکٹ ہسپتال کے لئے پانچ کروڑ روپے کا اعلان کرتے ہیں۔

ترقباتی امداد برائے لوکل کنسلروں

لوکل کنسلروں کے لئے ترقیاتی پروگرام کی مدین (5 ارب روپے) مختص کئے گئے ہیں۔

میڈم اسپیکر! ہمارے اسکولوں اور یونیورسٹیز میں ہونہار بچوں کی کمی نہیں۔ میری ایک بہت بڑی خواہش تھی جب

دوسرے صوبوں کے وزیر اعلیٰ اپنے طلباء و طالبات کو لیپ ٹاپ دیتے ہیں تو ہم سب حسرت سے دیکھتے تھے۔ اور پچ بھی حسرت سے دیکھتے تھے۔ کہ کاش! وہ وقت آئے گا کہ ہمیں بھی میرٹ کی بنیاد پر فری میں لیپ ٹاپ دیئے جائیں گے۔ وہ وقت آپ کا ہے اور میں اپنی گورنمنٹ کی طرف سے اپنے اتحادیوں کی طرف سے قابل طلباء اور طالبات کو لیپ ٹاپ دینے کیلئے 50 کروڑ روپے کا اعلان کرتا ہوں۔ اس کے بعد بھی اگر ضرورت ہوئی تو مزید لیپ ٹاپ جاری کئے جائیں گے۔

جاری اسکیموں کے لیے (10 ارب روپے) مختص کئے جا رہے ہیں۔

☆ صوبے کے تمام سرکاری اسکولوں میں پانی اور بیت الخلا کی سہولت فراہم کرنے کیلئے (ایک ارب روپے) کی رقم مختص کی گئی ہے۔ میڈم اسپیکر! یہ بھی آپ کے نالج میں ہو گا چونکہ ہمارے بلوچستان کے Interior میں یا خصوصاً کوئٹہ شہر میں یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ ہمارے بچے جو نج 9:00 بجے اسکول جاتے ہیں 1:00 تک وہاں اسکول میں پینے کا پانی اور بیت الخلا نہیں یہ سن کر میں حیران ہوا کہ آج ہم اکیسویں صدی میں ہیں اور ہمارے بچے اور بچیوں کے لئے اسکولوں میں پینے کا پانی اور بیت الخلا نہیں ہیں تو اس کے لئے تمام سرکاری اسکولوں میں دو، دو بیت الخلا اور ایک ہینڈ پپ دینگے جہاں پانی میسر ہو گا اور اس کیلئے ہم نے فی الحال ایک ارب روپے مختص کی ہے اگر مزید رقم کی ضرورت ہوئی تو وہ بھی جاری کریں گے۔

میڈم اسپیکر!

☆ تمام مکموں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ سختی کے ساتھ اپنے مکموں میں مالیاتی نظم و ضبط کو یقین بنائیں۔ اس امر کو یقین بنانے کے لیے محکمہ خزانہ بلوچستان مُسلسل مکموں کے اخراجات پر ایک جامع کمپنی ٹرانزوڈسیسٹم کے تحت نظر رکھے ہوئے ہے۔

☆ مالی نظم و ضبط کی غرض سے پہلک پرو کیورمنٹ ریگولیری اتھارٹی (P.P.R.A) قائم کر دی گئی ہے تاکہ غیر ضروری مالی معمولات کی جانچ پڑتاں ہو سکے۔

- ☆ حکومت بلوچستان نے مالی سال 16-2015ء کے دوران ^{جیکیس} اصلاحات کی مدد میں خاطر خواہ بہتری کی ہے۔ اس سلسلے میں نمایاں کاؤش بلوچستان روپنیوا تھارٹی کا قائم عمل میں لانا ہے۔ جس نے 8 ماہ کے قبیل عرصہ کے دوران (GST on Services) کی مدد میں تقریباً (دو ارب 20 کروڑ روپے) سے زائد ^{جیکیس} وصول کیا ہے جو کہ پچھلے سالوں کے دوران کی گئی وصولیوں کی نسبت نمایاں بہتری ہے۔ اس کے علاوہ صوبے کے اپنے وسائل میں مالی سال 16-2015ء کے دوران تقریباً (2 ارب روپے) کا اضافہ ہو رہا ہے جو کہ انتہائی خوش آئندہ ہے۔
- ☆ لگزیری گاڑیوں کی خریداری پر مکمل پابندی رہے گی۔
- ☆ پیک اکاؤنٹس کمیٹی ترقیاتی دے دی گئی ہے اور اس کی کارروائیوں اور فعالیت کے تسلسل کو قائم رکھا جائے گا۔
- ☆ PSDP کے تحت مختلف منصوبوں پر مروجہ قوانین کے تحت عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے گا اور ان کی باقاعدہ گرانی کی جائے گی۔
- ☆ حکومتی خرچے پر بیرون ملک علاج و معالجے، سمیناروں، کانفرنسوں اور ورکشاپوں میں شرکت پر عائد پابندی پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے گا۔
- ☆ حکومتی خرچے پر ہوٹلوں میں میئنگ و تقریبات کے انعقاد پر مکمل پابندی ہوگی۔
- ☆ اس کے علاوہ حکومتی خرچے پر ظہرانے و دیگر طعام پر بھی پابندی ہوگی۔ (سوائے استثنائی صورت کی حالت میں)۔
- ☆ مالی سال 16-2015ء کے دوران نئے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کے مینوں پیش سسٹم ختم کر کے کمپیوٹرائزڈ نظام کے ذریعے پیش کا اجراء صوبے کے تمام اضلاع میں شروع کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ پُرانے پیشزر کو بھی کمپیوٹرائزڈ نظام کے ذریعے ادائیگی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس سے نہ صرف پیشزر کیلئے انسانیاں پیدا ہوں گی بلکہ گھوست پیشزر کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا، جس سے حکومت کو کروڑوں روپے کی بچت ہوگی۔

- ☆ حکومت بلوچستان سالانہ تقریباً (12 ارب روپے) پیش کی مدد میں ادا کر رہی ہے، جو حکومتی خزانے پر بہت بڑا بوجھ ہے۔ آنے والے وقت میں پیش کے اخراجات میں متوقع اضافے کو منظر رکھتے ہوئے حکومت بلوچستان مالی سال 17-2016 کے دوران اپنے پیش فنڈ میں (تین ارب روپے) کی انسٹیٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور ہر سال بذریعہ اس میں اضافہ کیا جائیگا تاکہ پیش کے اخراجات اس فنڈ سے حاصل ہونے والی آمدنی سے پورے کئے جاسکے۔
- ☆ اس کے علاوہ حکومت بلوچستان نے مالی سال 16-2015ء کے دوران اپنے ملازم میں کی بہبود کے لئے بنوویلنٹ فنڈ اور گروپ انشوئنس سیکیم کے تحت (40 ہزار) سے زائد ملازم میں کو مختلف مراعات میں تقریباً (دو ارب روپے) سے زائد کی ادائیگی کر دی ہے۔
- ☆ مالی سال 16-2015 کے دوران حکومت بلوچستان کی ایک اور اہم کاؤنسل بلوچستان بورڈ آف انسٹیٹ جیسے اہم ادارے کا قیام ہے۔ جو کہ صوبہ بلوچستان میں پرائیویٹ سیکٹرانو سٹیٹ کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے انتہائی اہم روپ ادا کرے گا۔
- ☆ صوبے میں مالی معاملات اور نظم و نسق کی بہتری کے لئے بین الاقومنی اداروں کی مدد سے اصلاحات کا پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے بنیادی رپورٹ مرتب کی جا چکی ہے جو کہ جلد ہی ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی کے سامنے پیش کی جائیگی اور اس کی سفارشات کی روشنی میں مالی نظم و نسق کی بہتری کے حوالے سے اصلاحات کا اچنڈا ترتیب دیا جائیگا۔ آنے والے مالی سال 17-2016ء میں ایک جدید مالی نظم و نسق کا پروگرام شروع کیا جائیگا۔

میڈم اسپیکر! درحقیقت صوبہ بلوچستان تبدیلی کے ایک بڑے دور سے گزر رہا ہے۔ ہم سب کا خواب ایک خود انحصار، ترقی یافتہ اور خوشحال بلوچستان ہے۔ میں آخر میں ایک بار پھر اپنے مُعزز رفقاء کا اور اس اسے میں کامیابی حاصل ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا۔ میں اسکے تعاون سے صوبے کے مالی معاملات کو احسن طریقے سے انجام دینے کا یقین دلاتا ہوں۔ میں محترم چیف سیکرٹری بلوچستان، ایڈیشنل چیف سیکرٹری (ترقیات) اور محکمہ خزانہ کے سیکرٹری اور عملے کا بھی شکر گزار ہوں جن کی آنکھ کو شتوں سے اس بجٹ کو ترتیب دینے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ میں یہاں گورنمنٹ پرنسپل پرنسپل کے عملے کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے بجٹ دستاویزات کی پچھائی میں محکمہ خزانہ اور پی ایئڈڈی کی بھرپور اور بروقت اعانت کی۔ اس میں ایک چیز رہ گئی ہے سرکاری ملازم میں کا بوس۔ میڈم اسپیکر! ہمیشہ یہ روایت رہی ہے کہ بجٹ پاس کرنے کے بعد کچھ بوس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ لہذا میں سول سیکرٹریٹ، وزیر اعلیٰ

سیکرٹریٹ، گورنر سیکرٹریٹ اور بلوچستان صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کے لئے ایک ایک بوس کا اعلان کرتا ہوں۔ میں آخر میں ایک بار پھر اپنے پارلیمنٹ کے ممبر ان اور اپنی یوروکریسی کا دو باہ شکر یہ ادا کروں گا کہ انہوں نے ایک عوامی بجٹ بنانے میں میری مدد کی۔ P&D اور فناں کے لئے بھی ایک بوس کا اعلان کرتا ہوں۔

بلوچستان زندہ باد پاکستان پاکستان زندہ باد

میڈم اسپیکر: پلیز ممبر ان اپنی نشتوں پر تشریف رکھیں۔ مبارک باد بعد میں دے دیں۔ نواب صاحب نے رمضان میں روزے میں اتنی بڑی تقریر کی ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ انہیں اور ہمت دے۔ میزانیہ بابت سال 2016-2017ء اور غمنی میزانیہ بابت سال 16-2015ء پیش ہوا شیدول کے مطابق مورخ 23، 22 اور 24 جون 2016ء میزانیہ بابت سال 17-2016ء پر بحیثیت مجموعی عام بجٹ کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ لہذا جو معزز ممبر بجٹ میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ سیکرٹری اسمبلی کو اپنا نام بھیجوادیں۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز بده مورخ 22 جون 2016ء بوقت سہ پہر 00:30 تک کے لئے مأموری کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام اجلاس: 5:45 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

